ایک طرف عِلمِ نحو وجود میں آیا اور دوسری طرف نقطِ مصاحف کا عمل ظہور میں آیا۔

(جاری ہے)

حواشی

۱۔ غانم ص ۵۷۔۱۵۵۔

۲۔ تلخیص ص ۵۔

۳۔ الطراز ورق ۲/ب .

۴۔ مثلاً مصحف الجماھیریہ (ص : ل وم ون) من التعریف بالمصحف نیز دیکھئے المحکم ص ۴۸۔ الطراز ورق ۲۲/الف اور مصحف الحلبی ص ۵۲۶

۵۔ تمام کتابوں میں یہ لفظ اسی طرح "الدؤلی" (بضم الدال وفتح الھمزہ) لکھا جاتا ہے صرف الدانی کی کتاب النقط مطبوعہ دمشق میں اسے "الدئلی" (بضم الدال وکسر الھمزۃ) لکھا گیا ہے جو غالباً تسامح ہے۔

۶۔ مثلاً ابن درستویہ ص ۵۳ بعد

۷۔ نیز دیکھئے غانم ص ۹۰۔۴۸۹ اور المحکم (مقدمہ محقق) ص ۷۲۔۲۶

۸۔ ابن درستویہ ص ۶۶' الخلیفہ ص ۲ اور المورد ص ۲۲۳۔

۹۔ مصحف کی جمع مصاحف بمعنی نسخہ ہائے قرآن استعمال ہوتی ہے اور اس غرض کے لئے لفظ قرآن کو بصیغۂ جمع استعمال کرنا غلط ہے۔ جس کی مثالیں انگریزی میں شمل' آربری اور لنگز کے ہاں اور فارسی میں فضائلی اور عبدالحمد خان وغیرہ کی کتابوں میں ملتی ہیں۔ (یعنی Korans یا "قرآن ھا" لکھنا)۔ جمع کی غرض سے لفظ مصاحف ہی استعمال کرنا چاہئے۔

۱۰۔ صفدی ص ۱۳' الجبوری ص ۱۵۵' المنجد ص ۱۲۶ اور غانم ص ۴۶۸

۱۱۔ غانم ص ۵۵۳۔ نیز دیکھئے اسی کا ص ۷۲۔۷۱۴' تفصیلی بحث کے لئے۔

۱۲۔ حق التلاوۃ ص ۴۴

۱۳۔ غانم ص ۴۶۷

۱۴۔ دیکھئے المنجد ص ۵۰ بعد۔ نیز "مجلّہ الکلیہ" ص ۳۲۴

۱۵۔ لنگز (ا) : ص ۱۱

۱۶۔ الزنجانی ص ۸۹' الجبوری ص ۱۵۸۔ الکردی ص ۹۳ و غانم ص ۵۳۹ بعد۔

سیرت و سوانح

امام ابو بکر محمدؒ بن عبداللہ بن العربی رحمۃ اللہ علیہ

—— عبدالرشید عراقی ——

امام ابو بکر محمد بن عبداللہ بن العربی کا شمار مشہور محدثین کرام میں ہوتا ہے۔ تاریخ میں ان کو "ابن العربی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اہل سیر نے ان کے علمی تبحر کا اعتراف کیا ہے اور ان کو علامہ، حافظ، متبحر، احد الاعلام، علوم و معارف میں متقدم، انواع علوم میں بحث کرنے والا، جامع کمالات، صحیح و ثواب میں امتیاز کرنے والا اور ثاقب الذہن لکھا ہے۔ اہل سیر کا متفقہ بیان ہے کہ

"علمائے مغرب میں مشرق کی سیاحت کرنے والوں میں ان سے زیادہ علم سے مالا مال ہو کر آنے والا کوئی اور شخص نہیں تھا"۔ (۱)

امام ابن العربی کی کنیت ابو بکر اور ابن العربی لقب تھا۔ شجرہ نسب محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن احمد ہے۔ (۲)

<u>ولادت</u> : ۲۲ / شعبان ۴۶۸ھ ان کی تاریخ ولادت ہے اور ان کا جائے ولادت اشبیلیہ ہے۔ (۳)

<u>خاندان</u> : امام ابن العربی کا خاندانی تعلق یمن کے قبیلہ معافر سے ہے۔ اس لئے ان کو معافری بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے والد ابو محمد عبداللہ بن محمد کا شمار اشبیلیہ کے ممتاز علماء و رؤسا میں ہوتا تھا۔ علمی و دنیاوی وجاہت سے مالا مال تھے۔ فقہ و ادب اور شعر و سخن کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ دولت عبادیہ میں ان کو بڑا رسوخ حاصل تھا۔ بنو عباد کی طرف سے بعض اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔ جب بنو عباد پر زوال شروع ہوا تو یہ اپنے لڑکے ابو بکر کے ساتھ بلادِ مشرق کی سیاحت کیلئے تشریف لے گئے۔

۴۹۳ھ میں عبداللہ کا مصر میں انتقال ہوا۔ (۴)

اساتذہ و تلامذہ : ان کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست حافظ ذہبی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں درج کی ہے۔ ان کے تلامذہ میں قاضی عیاض مالکی کا نام بھی ملتا ہے[۵]

تحصیل علم : امام صاحب نے پہلے اپنے وطن میں اساطین فن سے تعلیم حاصل کی۔[۶]

رحلت و سفر : ۱۷ سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ بلادِ مشرق کی سیاحت کے لئے روانہ ہوئے اور شام، بغداد، مصر، اسکندریہ اور حجاز تشریف لے گئے اور ان مقامات پر ارباب کمال اور ائمہ فن سے استفادہ کیا۔[۷]

علم و فضل : امام ابن العربی کا شمار اُندلس کے نامور محدثین میں ہوتا ہے۔ اہل سیر نے لکھا ہے کہ ان کی بدولت حدیث و اسناد کا علم اُندلس پہنچا اور ان کے ذریعہ حدیث کے علم کو بڑا فروغ ہوا۔ وہ بڑے کثیر الروایت اور حافظ حدیث تھے اور عِلمِ حدیث میں ان کے تبحر علمی کا ائمہ فن نے اعتراف کیا ہے۔[۸] فقہ اور اصول فقہ میں بھی ان کو کمال حاصل تھا۔ اصول فقہ اور فن خلاف کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ ابن العربی مرتبہ اجتہاد پر فائز تھے۔ تفقہ و اجتہاد میں صاحب کمال ہونے کی بنا پر اشبیلیہ کے قاضی مقرر ہوئے[۹] عِلمِ تفسیر اور علوم قرآنی میں بھی یگانہ روزگار تھے۔ ان علوم کے علاوہ ادب، بلاغت، کلام، نحو اور تاریخ میں بھی ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ شعر و سخن کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے اور کبھی کبھار خود بھی فی البدیہ اشعار کہتے تھے۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ نے بستان المحدثین میں ان کے متعدد اشعار نقل کئے ہیں۔

فقہی مذہب : امام ابن العربی امام مالک کے فقہی مسلک سے وابستہ تھے۔[۱۰]

اخلاق و عادات : سیرت و شمائل اور اخلاق و عادات میں ممتاز تھے۔ اپنے حسن اخلاق اور عمدہ خصائل و عادات کی وجہ سے وہ لوگوں میں نہایت مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔[۱۱]

درس و تدریس : بلادِ مشرق کی سیاحت اور تحصیل علم کے بعد اپنے وطن اشبیلیہ واپس آئے اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تو ان کی ذات مرجع خلائق بن گئی۔ لوگ دُور دُور سے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان سے استفادہ کرتے۔ محکمہ قضاء

کی ذمہ داری بھی نبھاتے' درس و تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے اور تصنیف و تالیف کا کام بھی کرتے۔ انہی گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے وہ نہایت مقبول اور مشہور ہو گئے تھے۔ (۱۲)

زہد و عبادت : زہد و عبادت' تقویٰ و طہارت' امانت و دیانت اور عدالت و ثقاہت کے جامع تھے۔ حافظ ابن کثیر نے ان کو زاہد و عابد لکھا ہے (۱۳) اس کے ساتھ ساتھ بڑے فیاض اور سخی بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم و فضل کی طرح دنیوی وجاہت اور دولت و ثروت سے بھی نوازا تھا۔ صدقہ و خیرات میں پیش پیش رہتے تھے' رفاہی کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے اور اس پر زرِ کثیر صرف کرتے تھے۔ اشبیلیہ کی فصیل کہنہ انہوں نے اپنے خرچ سے تعمیر کرائی۔ جُود و سخا کی وجہ سے لوگ ان کے گرویدہ تھے۔ (۱۳)

وفات : امام ابن العربی نے ۵۴۳ ھ میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔ (۱۴)

تصنیفات : امام ابن العربی نے تفسیر' علوم قرآنی' حدیث' ادب' بلاغت' عِلمِ کلام' نحو اور تاریخ پر مفید اور علمی کتابیں لکھیں۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے ان کی ۳۷ کتابوں کے نام لکھے ہیں۔ (۱۵) آپ کی مشہور کتابیں درج ذیل ہیں :

۱) **فن تفسیر اور قرآنی علوم**

۱) انوار الفجر (۲۰ جلد)   ۲) احکام القرآن (۲ جلد' مطبوع)

۳) الناسخ والمنسوخ   ۴) قانون التاویل

(مؤخر الذکر دونوں کتابیں فن تفسیر سے متعلق ہیں اور قرآنیات کے موضوع پر عمدہ خیال کی جاتی ہیں)۔

۲) **حدیث اور متعلقات حدیث**

۱) کتاب ترتیب المسالک   ۲) کتاب القبس

(یہ دونوں کتابیں موطا امام مالک کی شروح ہیں)